کھاتے ہیں شاہ وٗالا ٹھوکر قدم قدم پر
گرتے ہیں لے کے لاش اکبر قدم قدم پر

ماں رو رہی ہے شاید خیمے میں ہے تلاطم
مڑ مڑ کے دیکھتے ہیں اکبر قدم قدم پر

سینے پہ کس کے شب کو سوئیگی اب سکینہ
رہ رہ کے سوچتے ہیں سرور قدم قدم پر

گرتے ہیں لڑکھرا کے امت کو یاد کر کے
عابد سنبھالتے ہیں لنگر قدم قدم پر

گھٹتا ہے دم رسن سے عمو مدد کو آؤ
کہتی ہے رو کے شہ کی دختر قدم قدم پر

۱ تلاطم - طوفان

زینب سے شاہ دیں کی ہے آخری وصیت
کرنا ہے صبر تم کو خواہر قدم قدم پر

ہر سمت قتل و غارت تیر و سناں کی بارش
دیکھا ہے کربلا نے محشر قدم قدم پر

١ **قتل ؤ غارت** - قتل کروؤ ، لوٹوؤ